عربی نعت کا ارتقاء*

حکیم محمد یحییٰ

(۲)

انتحاب المدائح :

بہر نوع ،اب ہم عربی زبان و ادب کی بعض قابل ذکر نعتوں کا انتخاب نذر قارئین کرتے ھیں۔ یہ یاد رھے کہ اس انتخاب میں صرف وھی نعتیں لی گئی ھیں۔ جو آسانی سے ھمارے ھاتھ لگ گئیں۔ تفحص و استقصاء کی مہلت نہ تھی اور غالباً اب اس کی ضرورت بھی نہیں، کہ نمایندہ نعتیں دستیاب ھو ھی گئی ھیں۔

(۱) جناب ابوطالب :

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے شفیق چچا جناب ابو طالب سے منسوب چند نعتیہ اور مدحیہ قطعات عربی ادب کے سفینوں میں مندرج ھیں۔ ان کے ایک قصیدہ کا یہ شعر عربی نعت کے حقیقی خد و خال اجاگر کرنے کے لئے یہاں درج کیا جاتا ھے۔

و ابیض لیستسقی الغمام بو جھہ
ثمال الیتامی عصمة للارا مل

وہ گورے بدن والا جس کے رخ انور کے وسیلہ سے ابر باراں طلب کیا جاتا ھے۔ یتیموں کا والی اور بیواؤں کا محافظ ھے۔

ایک دوسرے نعتیہ قطعے میں آپ نے دعوت اسلامی کی صداقت کا اظہار و اعتراف کرنے کے باوجود اسے قبول کرنے سے اپنی معذوری کا ذکر کیا

*پہلی قسط اگست ۷۸ء کے فکرو نظر میں شائع ھوئی تھی۔ (ادارہ)

ہے ۔ ملاحظہ ہو۔

ودعوتني و زعمت انك ناصحی
و لقد صدقت و كنت ثم امينا
و عرضت دينا لا محالة انه
من خير اديان البرية ديناً
لو لا الملامة او حذار مسبةً
لوجدتني سمحاً بذاك مبينا

تو نے اپنے خیال میں خیر خواہی سے مجھے دعوت (حق) دی ہے واقعی تو سچا ہے ۔ اور تو امین بھی ہے۔ تو نے ایسا دین پیش کیا جو یقیناً دنیا کے بہترین نظامہائے حیات سے بھی بہتر دین ہے۔ اگر مجھے ملامت اور توہین کا اندیشہ نہ ہوتا تو واضح طور پر تو مجھے اس کے قبول کرنے میں فراخدل پاتا۔

(٢) حضرت عباسرض :

حضورص کے دوسرے عم بزرگوار، جنہیں اسلام کی دولت عظمی سے نوازا گیا، حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے بھی آپ کی شان میں اشعار کہے ہیں۔ لیکن اس وقت وہ میری دسترس میں نہیں ہیں۔

(٣) حضرت حمزہرض :

آپ کے محبوب چچا سید الشہداء حضرت حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ کے یہ اشعار ملاحظہ فر مائیے !

حمدت الله حين هدى فؤادی
الى الاسلام و الدين الحنيف

لدین جاء من رب عزیز
خبیر بالعباد بھم لطیف
اذا تلیت رسائلہ علینا
تحدر دمع ذی اللب الحصیف
رسائل جاء أحمد من ھداھا
بایات مبینۃ الحروف
و أحمد مصطفی فینا مطاعاً
فلا تغشوہ بالقول العنیف
فلا واللہ نسلمہ، لقوم
و لما نقض فیھم بالسیوف

جب اللہ تعالے نے میرے دل کو ، اسلام، اپنے عظیم الشان دین کی ہدایت بخشی تو میں نے خدا کی حمد و ستائش کی۔ کہ مجھے وہ دین عطا ھوا۔ جو بندوں پر مہربان اور ان کے حالات سے باخبر اور غالب پروردگار کی طرف سے ھے جب اس کے پیغامات ھمیں سنائے جاتے ھیں تو صائب و صحیح رائے رکھنے والے اھل عقل بے ساختہ رو پڑتے ھیں وہ پیغام ھدایت جو حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) واضح حروف والی آیتوں کی شکل میں لائے ھیں۔ حضرت احمد محمد مصطفے ھم میں اطاعت و پیروی کے قابل ھیں۔ پس تم ان کے سامنے تند و سخت کلمات نہ کہو۔ خدا کی قسم ھم انھیں ایسی قوم کے حوالہ نہیں کریں گے جس کے ساتھ ھمیں یہ جھگڑا تلوار کے ذریعے چکانا ھے۔

(۴) **حضرت علیؓ :**

ھجرت نبوی کا بیان حضرت علی کرم اللہ وجھہ کی زبان حقیقت ترجمان سے سنئیے !

و قیت بنفسی خیر من وطیٔ الحصیٰ
و من طاف بالبیت العتیق و بالحجر
رسول اله خاف ان یمکروا به
فنجاه ذو الطول اله من المکر
فبات رسول الله فی الغار اسناً
موفی وفی حفظ الاله و فی ستر
اقام ثلاثاً ثم ذست قلائص
قلائص تفرین الحصی اینما تفر
و بت اراعیهم وما یثبتوننی
فقد وطنت نفسی علی القتل والاسر
اردت به نصر الا له تبتلاً
و اضمرته حتی اوسد فی قبر

میں نے اس ذات گرامی کو بچانے کی تدبیر کی جو کنکریوں اور پتھروں پر چلنے والوں اور کہن سال کعبہ اور حجر اسود کا طواف کرنے والوں میں سب سے بہتر ہے۔ اللہ کے رسول کو جب دشمنوں کی چال سے خطرہ لاحق ہوا تو بڑی طاقت والے معبود نے اسے دشمنوں کی چال سے بچالیا۔ پس خدا کا نبی غار میں امن و طمانیت سے اللہ کی حفاظت میں دشمنوں کی نگاہوں سے پوشیدہ رہا۔

تین دن کے قیام کے بعد انھوں نے اونٹنیوں کو نکالا وہ اونٹنیاں جو کنکروں کو اپنے پاؤں تلے روندتی چلی گئیں۔ میں دشمنوں کے ستانے کا منتظر رہا لیکن وہ مجھے کچھ نہ کہہ سکے حالانکہ میں اس موقع پر قتل قید ہر چیز کے لئے تیار تھا اور اس عمل میں، عاجزی کے ساتھ اللہ کی

مدد میرے مدنظر تھی۔ اور اب بھی میرے دل میں یہی جذبہ ہے اور مرنے کے بعد قبر میں جانے تک میری یہی خواہش رہے گی۔

(ہ) حسان بن ثابتؓ :

دربار نبوی کے شاعر خاص، مداح رسول حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کا ایک نعتیہ قصیدہ بہت مشہور ہے۔ اس کے چند منتخب اشعار یہاں درج کئے جاتے ہیں۔ ان اشعار سے حضور نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کی پسندیدہ اور مقبول نعتوں کے مواد و مضامین اور انداز و اسلوب کا اندازہ ہوتا ہے۔ اور نعت گوئی کے مقصد و مطمح نظر پر بھی روشنی پڑتی ہے۔

اغر علیہ للنبوۃ خاتم
من اللہ مشہود یلوح و یشہد

وضم الالہ اسم النبی الی اسمہ
اذا قال فی الخمس المؤذن اشہد

و شق اللہ لہ من اسمہ لیجلہ
فذو العرش محمود و ھذا محمد

نبی اتانا بعد بأس و فترۃ
من الرسل و الاوثان فی الارض تعبد

فامسی سراجاً مستنیراً و ھادیاً
یلوح کما لاح الصقیل المہند

وانذرنا نارا و بشر جنۃ
و علمنا الاسلام فاللہ نحمد

و انت الہ الخلق ربی و خالقی
بذا لک ما عمرت فی الناس اشہد

تعالیت رب الناس عن قول من دعا
سواك الهاً انت اعلی و امجد
لك الخلق والنعماء والامر کله
فایاك نستهدی وایاك نعبد

ان پر نبوت کی مہر جگمگا رہی ہے - جو اللہ کی طرف سے لگی ہے اور اس کی چمک ہر شخص دیکھ سکتا ہے - موذن پانچوں وقت ''اشھد،، کہتا اور اس امر کی گواہی دیتا ہے کہ معبود حقیقی نے آپ کا نام اپنے نام کے ساتھ ملا لیا ہے - ان کی عزت و شان دکھانے کے لئے اللہ نے ان کا نام خود اپنے نام سے مشتق کیا ہے - پس صاحب عرش محمود ہے تو آپ محمدصؐ ہیں - یہ وہ نبی ہیں جو ہمارے پاس رسالت کے طویل وقفہ کے بعد اور خوف کی حالت میں تشریف لائے جب کہ دنیا میں بتوں کی پوجا ہو رہی تھی پھر یہ آتے ہی روشن چراغ اور رہبر و رہنما بن گئے اور چمکتی تلوار کی طرح جگمگانے لگے -

انھوں نے ہمیں دوزخ کی آگ سے ڈرایا اور جنت کی خوشخبری دی اور ہمیں اسلام کی تعلیم دی پس ہم اللہ کے شکر گزار ہیں - اے اللہ تو ساری مخلوق کا معبود ہے اور میں عمر بھر اس بات کی گواہی دوں گا کہ تو ہی میرا پروردگار اور خالق ہے - اے لوگوں کے پروردگار، جو لوگ تیرے سوا دوسروں کو معبود پکارتے ہیں - تو ان کی باتوں سے اعلی اور برتر ہے - تو پیدا کرنے والا نعمتیں دینے والا اور ہر چیز کا حکمراں ہے - ہم تجھ سے ہدایت چاہتے ہیں اور تیری ہی عبادت کرتے ہیں -

(۶) عبداللہ بن رواحہرض :

ایک اور مداح رسول حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ بھی نعت گو

شعراء میں شمار ہوتے ہیں ۔ ان کے تین شعر سنئے !

روحی فداء لمن اخلاقه شهدت
بانـه خيـر مولـد من البشر

عمت فضـائلـه كل العباد كما
عم البرية ضوء الشمس و القمر

لو لم يكن فيه آيات مبينة
كانت بديهته ،تكفى عن الخبر

میری روح اس ذات پاک پر قربان، جس کے اخلاق اس حقیقت کے گواہ ہیں کہ وہ نوع انسان میں سب سے افضل ہیں ۔ ان کی فضیلتیں تمام انسانوں کے لئے اسی طرح عام ہیں جس طرح سورج اور چاند کا نور ساری دنیا کے لئے عام ہے ۔ اگر ان کی نبوت کے لئے واضح اور روشن نشانیاں نہ بھی ہوتیں تو خود ان کی شخصیت ہی تصدیق رسالت کے لئے کافی تھی ۔

(ے) عبداللہ بن زبعری :

حضرت عبداللہ بن زبعریؓ کی نعت سے دو شعر !

جئتنا باليقين و البر والصد
ق و فى الصدق و اليقين سرور

اذهب الله ضلة الجهل عنا
و اتانا الرخاء والميسور

آپ ہمارے پاس یقین نیکی اور سچائی کا پیغام لائے ہیں اور سچائی اور یقین ہی خوشیوں کا منبع ہے ۔ اللہ نے ہم سے جہالت کی گمراہیاں دور کردیں اور خوش حالی اور آسودگی ہمارا مقسوم ہوئی ۔

(۸) جاریات بنی نجار :

یہاں بنی نجار کی بچیوں کے وہ نعتیہ اشعار درج کرنے کو جی چاھتا ھے ۔ جو انھوں نے حضور علیه الصلوۃ والسلام کی مدینه تشریف آوری پر استقبالیه زمزمے کے طور پر پڑھے تھے ۔

طلع البدر علینا　　من ثنیـات الوداع
وجب الشکر علینا　　مادعـا لله داع
ایها المبعـوث فینا　　جئت بالاٴمر المطاع

وداع کی گھاٹیوں سے ھم پر چاند طلوع ھو گیا ۔ اللہ کے لئے پکارنے والے کی دعوت پر ھمارے لئے شکر ادا کرنا ضروری ھے ۔ اے ھمارے پیغمبر تو واقعی قابل اطاعت پیغام لایا ھے ۔

(۹) کعب بن زھیر :

حضرت کعب بن زھیر کا مشہور قصیدہ ”بانت سعاد“ عربی نعتیه ادب میں ایک خاص مقام رکھتا ھے ۔ ان کے والد زھیر بن ابی سلمی عرب جاھلیة کے ممتاز اور سبعه معلقه کے شہرت یافته شاعروں میں شمار ھوتے تھے ۔ حضرت عمرؓ ان کی شعری تخلیقات کو باقی شعرائے جاھلیة کے مقابله میں پسندیده خیال فرماتے تھے ۔ زھیر نے خواب میں آسمان سے لٹکی ھوئی ایک رسی دیکھی جو ان کی پہنچ سے دور رھی ۔ ایک کاھن نے اس کی تعبیر بتائی که عنقریب ایک پیغمبر مبعوث ھونے والے ھیں ۔ لیکن تم ان کا زمانه نہیں پاؤ گے ۔ زھیر بعثت نبوی سے تھوڑا عرصه قبل ھی وفات پاگئے ۔ تاھم انھوں نے اپنے دونوں لڑکوں کعب اور بجیر کو وصیت کردی تھی که نبی مبشر و موعود کے مبعوث ھونے پر ان کی دعوت کو قبول کر لینا ۔ چنانچه جب حضور علیه الصلوۃ والسلام کی دعوت کا چرچا ھوا تو کعب نے اپنے بھائی بجیر کو تحقیق احوال کے لئے حجاز کے علاقه میں بھیجا ۔ بجیر تو دربار رسول میں حاضر ھوتے ھی اسلام

لے آئے۔ اور بھائی سے استصواب کی ضرورت محسوس نہیں کی۔ کعب کو ان کی جلد بازی بہت ناگوار گزری اور ان پر شدید رد عمل ہوا۔ نہ صرف بھائی کو زجر و ملامت کی بلکہ اسلام اور پیغمبر اسلام کی شان میں بھی گستاخانہ اور توہین آمیز اشعار کہنے شروع کئے اور ان کی بدگوئی کے باعث دربار نبوی سے ان کا خون ہدر قرار دے دیا گیا۔ آخر کچھ عرصہ کے بعد کعب کو اپنی غلطی کا احساس ہوا۔ اپنے کئے پر نادم ہوئے۔ بھیس بدل کر حضورﷺ کی خدمت میں پہنچے.. اور رحمة للعالمین کے دامن عفو کو تھام کر کہنے لگے۔ ''یا رسول اللہ ! کعب اگر اپنی گستاخیوں پر نادم ہو کر معافی اور پناہ کا طالب ہو تو کیا آپ اس کو معاف نہیں کریں گے،،۔ حضورﷺ تو عفو مجسم تھے، فرمایا ''کیوں نہیں،، ! بولے۔ ''وہ خطا کار و گنہ گار میں ہی ہوں اور آج اپنی ناگفتنیوں پر شرمسار ہو کر ندامت و عجز کا اظہار کرتا ہوں اور عفو چاہتا ہوں۔،، نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے معافی عطا کی۔ کعب نے سر مجلس حضور کی منقبت اپنی عفو طلبی اور صحابہ کبار کے عزم و شجاعت وغیرہ مضامین پر مشتمل ایک قصیدہ پڑھا جو دور جاہلیت کی شعری روایات کا آئینہ دار ہوتے ہوئے نعتیہ قصیدوں میں نمایاں اہمیت رکھتا ہے۔ یہی قصیدہ ہے جس کے ایک شعر میں نبی امی صلی اللہ علیہ وسلم نے نکتہ ورانہ اصلاح فرما کر اسے فرش سے اٹھایا اور عرش پر پہنچا دیا۔ اور پھر یہی قصیدہ ہے جسے حضورﷺ نے سمع قبول سے نوازا اور اس کے صلے میں کعب کو ردائے مبارک عطا فرمائی۔ یہ ردائے مبارک آج ترکی کے دارالنوادر و التبرکات TOP COPI میں محفوظ ہے اور خاص خاص تقریبات میں اس کا دیدار کرایا جاتا ہے۔ اس قصیدہ کے چند شعر ملاحظہ فرمائیے !

انبئت ان رسول اللہ او عدنی
و العفو عند رسول اللہ مأسول

فقــد اتیت رسول اللہ معتـذرا
و العذر عند رسول اللہ مقبول
مہلاً ھداك الذی اعطاك نازلة
القرآن فیه سواعیظ و تفصیل
لا تأخذنی باقوال الوشاۃ ولم
اذنب وان کثرت فی الاقاویل

مجھے خبر دار کیا گیا کہ اللہ کے رسول نے مجھے جان کی دھمکی دی ہے حالانکہ رسول اللہ سے مجھے تو معاف کر دینے کی توقع ہے۔ پس میں عذر خواہ بن کر اللہ کے رسول کی خدمت میں حاضر ھوا ھوں اور اللہ کے رسول تو عذر قبول کر لیا کرتے ھیں۔

یا نبی اللہ ! مجھے چھوڑ دیجئے ! اس خدا کے لئے ! جس نے آپ پر بار بار پڑھا جانے والا کلام نازل فرمایا جو نصیحت کی باتوں اور دوسری مفید تفصیلات سے بھر پور ہے۔ چغلخوروں کی باتوں پر نا جائیے ! اور مجھے معاف کر دیجئے میرے بارے میں بہت کچھ کہا گیا ہے حالانکہ میں بے قصور ھوں۔

اب حضرات خلفاء راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین کے جذبات محبت اور اظہار غم کے اشعار میں سے بطور نمونہ صرف ایک ایک شعر حاضر کرتا ھوں۔ جو آنحضرت کی وفات کے موقع پر کہے گئے تھے۔

(۱) خلیفہ اول :

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ۔

اجدك ما بعینك لا تنام
كان جفو نها فیها الكلام

اپنے آقا کی جدائی تم پر بہت شاق گزری ہے۔ تمہاری آنکھوں کو کیا ہوگیا ہے۔ کہ اب تم سو نہیں سکتے گویا ان کی پلکوں میں زخم ہو گئے ہیں۔

(۱۱) خلیفہ ثانی:

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ۔

لا زلت مذ وضعوا فراش محمد
کیما یمرض خائفا اتوجع

جب سے محمدﷺ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بستر مرض پر لٹایا گیا میں بہت خوف زدہ ہو رہا ہوں اور مجھے درد محسوس ہوتا ہے۔

(۱۲) خلیفہ ثالث :

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ۔

فیا عینی ابکی ولا تسأمی
و حق البکاء علی السید

اے میری آنکھ رو اور خوب رو اور پیہم روئے جا اپنے آقا و مولی پر رونے کا حق ادا کر۔

(۱۳) خلیفہ رابع :

حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ۔

الا طرق الناعی بلیل فرا عنی
و ارقنی لما استقر منادیا

کاش یہ رات کو آنے والا مجھے جدائی کی بری خبر سنا کر غمزدہ نہ کرتا اور اپنی منادی سے میری نیند نہ اڑا دیتا ۔

خانوادہ نبوت کی دو برگزیدہ خواتین کے مرثیوں میں سے بھی چند شعر سن لیجئے !

(۱۴) دختر رسول، سیدة فاطمة الزهره :

ما ذا علی من شم تربة أحمد
ان لایشم مدی الزمان غوا لیا
صبت علی مصائب لو انها
صبت علی الایام صرن لیا لیا

حضرت احمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تربت کو سونگھنے والے کو کیا ہو گیا ہے۔ کہ وہ اب مدت العمر کوئی اور خوشبو سونگھنے کا روا دار نہیں ہے۔

مجھ پر ایسی مصیبتیں پڑیں ہیں کہ اگر یہ مصیبتیں روشن دنوں پر وارد ہوتیں تو وہ کالی راتوں میں تبدیل ہوجاتے۔

(۱۵) رسول اللہ کی پھوپی۔ حضرت صفیہ بنت عبدالمطلب :

الا یا رسول اللہ کنت رجاء نا
و کنت بنا براً ولم تك جافیا
و کنت بنا رؤفاً رحیما نبینا
لیبکی علیك الیوم من كان باكیا
صبرت و بلغت الرسالة صادقا
و قدمت صلب الدین ابلج صافیا
فلو ان رب العرش ابقاك بیننا
سعدنا ولا کن امره کان ماضیا
علیك من اللہ السلام تحیة
وا دخلت جنات من العدن راضیا

اے اللہ کے رسول آپ ہی تو ہماری امیدوں کے چراغ تھے اور ہم پر مہربان تھے، قطعی درشت طبیعت سخت مزاج نہ تھے۔ آپ ہم پر بے حد شفیق اور مہربان تھے اور آپ ہمارے نبی تھے۔ رونے والے کو آج تیری جدائی پر دل کھول کر رولینا چاہئے۔ آپ نے صبر و تحمل کے ساتھ دنیا کو اپنے رب کا سچا پیغام پہنچا دیا اور دین کو مضبوط مکمل اور صاف ستھرا چھوڑ کر دنیا سے جا رہے ہیں۔ اگر مالک عرش آپ کو ہمارے درمیان اور بھی رکھتا تو بے شک یہ ہماری خوش بختی ہوتی لیکن اس کا حکم پورا ہو چکا۔ آپ پر اللہ کریم کا درود و سلام ہو اور آپ راضی خوشی جنات عدن میں داخل ہوں۔

(۱۶) مرثیہ حسان:

مراثی کے سلسلے میں شاعر نبوت حسان بن ثابتؓ کا رثائیہ بھی سن لیجئے!

اطالت وقوفاً تذرف العين جهد ها
على طلل القبر الذى فيه أحمد
فبوركت يا قبر الرسول و بوركت
بلاد ثوى فيها الرشيد المسدد
و هل عدلت يوما رزية هالك
رزية يوم مات فيه محمد
عزيز عليه ان يحيدوا عن الهدى
حريص على ان يستقيموا و يهتدوا
عطوف عليهم لا يثنى جناحه
الى كنف يحنو عليهم و يمهد

فبكي رسول الله يا عين عبرة
ولا اعريك الدهر دمعك يجمد
فجودي عليه بالد سوع و اعوبى
لفقد الذى لا مثله الدهر يوجد
وما فقد الماضون مثل محمد
ولا مثله حتى القيامة يفقد

بڑی دیر تک آنکھیں اس ٹیلے پر کھڑی آنسو بہاتی رھیں جس میں حضرت احمد صلی اللہ علیہ وسلم مدفون ھیں۔ اے رسول خدا کی آرام گاہ تو بابرکت ھے اور وہ سر زمین بھی مبارک ھے جس میں ھدایت یافتہ اور راستباز انسان آرام فرما ھے۔

کیا کسی دوسرے دن کے مصائب اس مصیبت عظمی کے برابر ھو سکتے ھیں جس دن ھمیں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جدائی کا مہلک صدمہ اٹھانا پڑا۔ وہ جس پر اپنی قوم کا ھدایت سے انحراف شاق گزرتا تھا اور جو اس کی ھدایت اور استقامت میں حریص تھے اور جو اپنے لوگوں پر مہربان تھے۔ ان سے پہلو تہی نہ کرتے تھے اور پیار و محبت سے ان کی طرف جھکے جاتے تھے اور در گزر کرتے تھے۔ اے آنکھ اللہ کے رسول کے لئے ھمیشہ روتی رہ میں کبھی تجھے آنسوؤں کے بغیر خشک نہ پاؤں۔ خوب خوب آنسو بہا اور چیخ چیخ کر رو، آج اس ھستی کا ماتم ھے جس کی مثال زمانے میں کہیں بھی نہیں ملتی نہ تو گزشتہ زمانے کے لوگوں نے اس جیسی ھستی سے محرومی کا داغ اٹھایا ھے نہ قیامت تک آنے والوں کو ایسا صدمہ ھوگا۔

(۱۷) امام زین العابدین :

ایک مدحیہ قطعہ حضرت امام زین العابدین سے منسوب ھے۔ اس میں

جذب و شوق کی والہانہ کیفیت بھی ہے اور عذوبت الفاظ بھی۔ اس کے بعض اشعار الحاقی ہیں۔ جو کسی متشاعر نے آپ کے نام سے اضافہ کر دئیے ہیں۔ اس کے چند شعر بھی دیکھ لیجئے!

ان نلت یاریح الصبا یوماً الی ارض الحرم
بلغ سلامی روضة فیہا النبی المحترم
من وجہہ شمس الضحی من خدہ بدر الدجی
من ذاتہ نور الہدی من کفہ بحر الہمم
قرآنہ برہاننا نسخاً لادیان مضت
اذ جاءنا احکامہ کل الصحف صار العدم
اکبادنا مجروحة من سیف ہجر المصطفی
طوبی لاہل بلدة فیہا النبی المحتشم

اے باد صبا اگر کسی دن تجھے ارض حرم جانے کا اتفاق ہو۔ تو روضہ اطہر پر جاکر میرا سلام عرض کرنا۔ جس میں وہ ذات اقدس آرام فرما ہے جس کا رخ روشن چڑھتے سورج کی طرح اور جس کے رخسار گھٹا سے نکلتے ہوئے چاند کی مانند ہیں اور جو خود ہدایت کا نور ہے جس کا دست سخا ہمت و حوصلہ کا سمندر ہے۔ اس کا قرآن ہماری دلیل راہ اور سابق دینوں کا ناسخ ہے۔ جب اس کے احکام ہمارے پاس آگئے دوسرے تمام صحیفے معدوم ہوگئے ہمارے جگر مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی جدائی کی تلوار نے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالے ہیں۔ اس شہر کے لوگ خوش بخت ہیں جہاں حضور کی آرام گاہ ہے۔

(۱۸) امام ابو حنیفہ:

اسی طرح امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے نام سے بھی چند نعتیں اور خصوصیت سے ایک قصیدہ بعض کتابوں میں نظر سے گزرا۔ اگر اس تحریر کے

موقع پر ہاتھ آجاتا تو اس کے چند شعر یہاں درج کردئے جاتے۔

33635

(۱۹) علامہ زمخشری :

مشہور تفسیر کشاف کے فاضل مصنف ابو القاسم محمود زمخشری کی نعت پڑھئے۔

والحق فالحق ما جاء الرسول به
سيف على هام اهل الشرك مسلول
محمد ان تصف ادنى خصائصه
فيا لها فضة فى شر حها طول
ابو العباد و عبدالله بينهما
له مصاص من الا نساب منخول
هو الذى ان يخالج فى نبوته
ريب فما القول بالتوحيد مقبول

حق یہ ہے۔ کہ جو کچھ رسول خدا لے کر آئے ہیں وہی حق ہے۔ آپ اہل شرک کے سروں پر کھنچی ہوئی تلوار ہیں۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ادنی سی صفت بھی بیان کرنے لگو تو تفصیلات طویل ہوجاتی ہیں۔ آپ بندوں کے سرپرست اور اللہ کے بندے تھے۔ اور ان دونوں کے درمیان آپ عالی نسب مخلوق تھے۔ آپ کی نبوت کے بارہ میں اگر کسی کے دل میں خلجان وارد ہوجائے تو ایسے شخص کی طرف سے توحید کا اقرار نا مقبول ہے۔

(۲۰) سعدی شیرازی :

اور اب دیکھئے شیخ مصلح الدین سعدی بلبل شیراز کس انداز سے مدح سرا ہوتے ہیں۔

بلغ العلی بکماله کشف الدجی بجماله
حسنت جمیع خصاله صلوا علیه و آله

وہ اپنے کمال کی بلندیوں پر پہنچے اور انھوں نے اپنے جمال سے تاریکیاں کافور کردیں۔ ان کے اطوار پسندیدہ تھے ان پر اور ان کی آل پر درود و سلام بھیجو۔

(۲۱) حافظ شیرازی :

ان کے ساتھ ھی حافظ شیرازی کا انداز مدحت دیکھئے۔!

یا صاحب الجمال و یا سید البشر
من وجهك المنیر لقد نور القمر
لا یمکن الثناء کما کان حقه
بعد از خدا بزرگ توئی قصه مختصر

اے حسن والے، انسانوں کے سردار آپ کے رخ روشن سے چاند چمک اٹھا۔ آپ کی تعریف و توصیف آپ کی شان کے شایان کرنا ممکن ھی نہیں۔ بس قصہ مختصر یہ ھے کہ آپ خدا کے بعد ساری کائنات سے بڑے ھیں۔

(۲۲) بوصیری :

الشیخ شرف الدین ابی عبداللہ محمد البوصیری مداحین رسول میں نمایاں بلکہ شہرہ آفاق حیثیت کے حامل ھیں۔ آپ نے بارگاہ نبوی میں عقیدت و محبت کے پھولوں کے سدا بہار گلدستے پیش کئے ھیں۔ ادبی محاسن عذوبت الفاظ، و سعت معانی اور ارادت و خلوص کی کیفیات سے لبریز، آپ کے کئی خوبصورت قصیدے آپ کی یادگار ھیں۔ عربی نعت گوئی میں آپ اپنے معاصرین میں ممتاز ھیں۔ آپ کا قصیدہ ھمزیہ ادب عربی میں خصوصی اھمیت رکھتا ھے۔ آپ کے سلام

کچھ تو یہ قصیدہ اپنی زبان، بیان، جسن اسلوب، الفاظ کی شیرینی و شوکت، جذبات کی فراوانی، جوش محبت و عقیدت اور سوز دروں کی تاثیر کا مرقع ہونے کی بنا پر خود ھی کچھ کم نہ تھا پھر سونے پر سہاگہ حضورص کے دربار میں اس کی مقبولیت اور شاعر کی فالج ایسے خوفناک مرض سیں معجزانہ شفا یابی نے اسے مقبول انام اور مشہور خاص و عام کردیا ۔ دنیا بھر کی مختلف زبانوں میں اس کی شرحیں لکھی گئیں ۔ میلاد اور ذکر رسول کی محفلوں میں اسے مخصوص انداز سے پڑھا گیا ۔ شاعروں نے اس پر بیسیوں تضمینیں لکھ ڈالیں اور عقیدتمندوں نے اس کے اشعار کو اوراد و وظائف اور دم درود میں شامل کر لیا ۔

اس قصیدہ کے کچھ منتخب اشعار یہاں درج کئے جاتے ھیں ۔

محمد سید الکونین و الثقلین
و الفریقین من عرب و من عجم

هو الحبیب الذی ترجی شفاعته
لکل هول من الا هوال مقتحم

فاق النبین فی خلق و فی خلق
ولم یدانوه فی علم ولا کرم

فهو الذی تم معناه و صورته
ثم اصطفاه حبیباً بارئ النسم

منزه عن شریك فی محاسنه
فجو هر الحسن فیه غیر منقسم

دع ما ادعته النصری فی نبیهم
و احکم بما شئت مدحاً فیه و احتکم

فانسب الی ذاته ما شئت من شرف
وانسب الی قدره ماشئت من عظم

فان فضل رسول الله ليس له
حد فيعرب عنه ناطق بفم
فمبلغ العلم فيه انه بشر
و انه خير خلق الله كلهم
و كل اى اتى الرسل الكرام بها
فانما اتصلت من نوره بهم
فانه شمس فضل هم، كواكبها
يظهرن انوار ها للناس فى الظلم
اكرم بخلقى نبى زانه خلق
بالحسن مشتمل بالبشر متسم
كالزهر فى ترف و البدر فى شرف
و البحر فى كرم و الدهر فى همم
مولائى صل و سلم دائما ابدا
على حبيبك خير الخلق كلهم

محمد صلی اللہ علیہ وسلم دونوں جہانوں، جن و انس عرب و عجم سب کے سردار ہیں۔ آپ اللہ کے ایسے حبیب ہیں جن سے خوف و دہشت کے ہر موقع پر سفارش و شفاعت کی امید کی جاتی ہے۔ آپ کو صورت و سیرت کے لحاظ سے تمام نبیوں پر فوقیت حاصل ہے۔ کیونکہ وہ علم اور بزرگی میں آپ کے برابر نہیں۔ پس آپ ہی کی ذات پر سیرت و اخلاق اور صورت و خلق کی تکمیل ہوئی پھر خالق کائنات نے آپ کو اپنا حبیب۔ بنانے کے لئے چن لیا۔ آپ کے محاسن میں آپ کا کوئی شریک نہیں ہے لہذا حسن و خوبی میں آپ کا جوہر ناقابل تقسیم ہے۔ عیسائی اپنے نبی کے بارے میں الوہیت و ابنیت وغیرہ کے جو دعوے کرتے ہیں انہیں

چھوڑ کر اپنے رسول کی تعریف و نعت میں جو کچھ کہہ سکتے ہو بے جھجک کہو اور علماء کو اس میں حکم ٹھہرا لو جو بزرگی اور فضیلت چاھو آپ کی ذات سے منسوب کرلو اور اس کے مرتبہ کی عظمت جتنی چاھو بڑھا کر بیان کرو۔ کیونکہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلتیں اور خوبیاں بے حد و بے حساب ھیں کوئی شخص ان کو بیان کرنے پر قادر نہیں ھو سکتا۔

لوگوں کا مبلغ علم بس یہی کچھ ھے اور لوگ زیادہ سے زیادہ یہی کہہ سکتے ھیں کہ آپ بشر ھیں۔ اور آپ ساری مخلوق خدا سے افضل و بر تر ھیں۔

انبیاء کرام کے تمام معجزے اور نشانیاں آپ ھی کے نور کی بدولت انھیں حاصل ھوئیں۔

پس آپ فضیلتوں کا چمکتا ھوا آفتاب ھیں اور انبیاء اس کے ستارے ھیں۔ جو تاریکی میں انسانوں پر اس کا نور بکھیرتے ھیں۔ آپ کے حسن صورت کا تو کہنا ھی کیا ھے آپ کے اخلاق کریمانہ سے حسن و جمال اور خندہ جبینی کی زینت میں اور بھی اضافہ ھوا۔ آپ تروتازہ پھول اور چودھویں کے چاند کی طرح ھیں۔ آپ کا کرم اور فیاضی سمندر کی طرح وسیع اور آپ کی ھمت و عزم زمانہ کی مانند ھے۔

اے میرے مولا! اپنے پیارے حبیب، ساری مخلوق کے سرتاج پر ھمیشہ ھمیشہ درود و سلام بھیج۔

قصیدہ بانت سعاد کی طرح اس مدیح کو بھی بردہ کہا جاتا ھے۔ بلکہ اس کا یہی عرف عام اس کے اصل نام ''قصیدہ میمیہ'' سے زیادہ معروف و مشہور ھے۔

(۲۳) محمود حلبی:

الشہاب محمود آٹھویں صدی ھجری کے نعت گو ھیں۔ ان کی ایک نعت دیکھئے۔!

ذو المعجزات الباهرات ترفعت
عن ان یمیز وصفها الاحصاء
منهن تسبیح الحصا فی کفه
و کذا الطعام و فاض منه الماء
و سلام احجار رأی بطریقه
سمعته وهی الصلاة الصماء
و اجابة الا شجار حین دعا بها
تسعی الیه کانهن اماء
ورجوعها با لامر نحو مکانها
سیان منها العود و الابداء
و کذلك عین قتادة اذ ردها
من بعد ما سقطت واعیا الداء
و کذا علی اذ دعاه بخیبر
فاتی الیه و عینه رمداء
فاجال فیها بریقه فغدا لها
برء به فی وقتها و شفاء

آپ واضح اور روشن معجزوں والے ھیں اور آپ کے اوصاف حد حساب سے باھر ھیں۔ ان معجزات و خصائص میں سے کنکریوں کا آپ کی ھتھیلی میں تسبیح پڑھنا۔ کھانے میں برکت ھونا۔ آپ کی مبارک انگلیوں سے پانی جاری ھو جانا۔ راستے میں پتھروں کا آپ کو سلام

کرنا۔ ٹھوس بہرہ ہونے کی باوجود آپ کا کلام سننا۔ درختوں کا بلانے پر دوڑے چلے آنا گویا وہ آپ کے غلام ہیں۔ لونڈیاں ہیں۔ اور دوبارہ حکم ملنے پر واپس اپنی جگہ چلے جانا۔ گویا آنا اور جانا ان کے لئے برابر تھا۔ اسی طرح قتادہ رضی اللہ عنہ کی آنکھ ضائع ہوجانے اور دواء و تدبیر کے ناکام رہنے کے بعد آپ کا ان کی بینائی واپس لوٹانا۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ خیبر میں طلب فرمانے پر جب آئے تو ان کی آنکھیں آئی ہوئی تھیں۔ آپ کا اپنے لعاب دھن سے ان کا آشوب چشم اسی وقت دور کر دینا۔ معجزات میں شمار کیا جا سکتا ہے۔

(۲۴) ابن حجر عسقلانی :

الجامع الصحیح لامام بخاری کے نامور شارح حافظ ابن حجر عسقلانی کی نعت ملاحظہ ہو!

رفیق الروح بالجسم ارتقی فی
طباق حف فیہا با لھنا
علا ودنا وجاز الی مقام
کریم خص فیہ بالاصطفاء
و لم یر ربہ جھراً سواہ
لسر فیہ جل عن امتراء

روح القدس (جبریل) کے ساتھی (حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم) اپنے جسد عنصری کے ساتھ آسمان پر چڑھ گئے جہاں ان پر رحمتوں اور نعمتوں کی بارش ہوئی۔ آپ بلند ہوئے قریب پہنچے اور ایسے مقام کریم تک پہنچے جہاں اللہ نے انہیں خصوصیت سے چن لیا۔ آپ کے سوا کسی نے بھی اپنے پروردگار کو یوں کھلم کھلا نہیں دیکھا۔ اس میں بھی ایک بھید ہے۔ جو شک و شبہہ سے بالا تر ہے۔

(۲۵) ابن دقیق :

شیخ تقی الدین محمد ابن دقیق العید مالکی مسلک کے علمائے اعلام میں سے ہیں ان کے دو نعتیہ شعر پڑھئیے !

لم یبق لی امل سواك فان بغت
ودعت ایام الحیوۃ وداعا
لا استلذ لغیر وجهك منظرا
و سوی حدیثك لا ارید سماعا

میرے لئے آپ کے سوا کوئی ٹھکانہ نہیں ہے۔ آپ کے بغیر میں اپنی زندگی کے دنوں کو الوداع کہہ رہا ہوں۔

آپ کے رخ انور کے سوا اور کوئی منظر مجھے لطف نہیں دیتا۔ اور آپ کی باتوں کے علاوہ میں کسی کی باتیں سننا نہیں چاہتا۔

(۲۶) ابن العربی اندلسی:

امام غزالی کی تلمیذ رشید حافظ ابوبکر محمد ابن العربی الاندلسی نے قیام مدینہ کے دوران یہ اشعار لکھے۔

لم یبق لی سول ولا مطلب
مذ صرت جار حبیب الحبیب
لا ابتغی شیا سوی قر به
وھا انا منه قریب قریب
العیش و الموت لیستا طبیب
بطیبة لی کل شئی یطیب

اب میری کوئی تمنا اور کوئی مطلب باقی نہیں رہا جب سے خدا کے حبیب کا ہمسایہ بنا ہوں مقصود حاصل ہو گیا ہے۔ اب مجھے ان کے

قرب کے سوا کچھ بھی درکار نہیں ہے اور میں اب ان کے قریب سے قریب ہو رہا ہوں۔ یہاں مجھے زندگی اور موت دونوں یکساں ہیں مدینہ میں میرے لئے ہر چیز پسندیدہ ہے زندہ رہوں تو بھی اور موت آجائے تو بھی۔

(۲۷) حسین دجانی:

اسی انداز کی نعت مفتی یافہ شیخ حسین دجانی نے بھی کہی ہے!

اذا هبت الارياح من نحو طيبة
اهاج فوادی طيبها و هبوبها
فلا تعجبوا من لوعتی و صبا بتی
هوی کل نفس این حل حبيبها

مدینہ کی ہوائیں آتی ہیں تو ان کی خوشبو اور ان کا چلنا میرے دل میں ہیجان پیدا کر دیتا ہے۔ آپ لوگ میری شیفتگی اور اضطراب پر تعجب کیوں کرتے ہیں۔ ہر شخص کا دل وہیں اٹکا ہوا ہوتا ہے جہاں اس کے محبوب کا ڈیرا ہو۔

(۲۸) شاہ ولی اللہ:

حضرت الامام قطب الدین احمد الشاہ ولی اللہ دھلوی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی نعت و مدیح میں متعدد قصیدے لکھے ہیں۔ صرف ایک قصیدہ کے چند شعر یہاں درج کئے جاتے ہیں۔

و ان لابد تمدح ذا معال
فحسبك مدح خير الانبياء
و ان تمدح رسول الله يوما
فحاذر ان تقصر فی الثناء

رسول الله یا خیر البرایا
نوالك ابتغی یوم القضاء

اگر تجھے کسی عالی مرتبت ہستی کی مدح و صفت کرنی ہو تو حضرت خیرالانبیاء محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح کر۔ اور جب کسی دن تو آپ کی مدح کرنے لگے تو خبردار احتیاط سے ایسا نہ ہو کہ تو تعریف و ستائش میں کمی کرے۔ اے تمام مخلوق میں سب سے بہتر رسول میں فیصلہ کے دن آپ کی بخششوں کا خواستگار رہوں گا۔

(۲۹) شاہ عبدالعزیز:

شاہ ولی اللہ کے فرزند گرامی حضرت شاہ عبدالعزیز دھلوی کی خوبصورت نعت کے کچھ اشعار ملاحظہ ہوں۔

یا سائرا نحو الحمی باللہ قف فی بانہ
و اقرا طوا سیر الجوی منی علی سکانہ
ان یسئلوا عن حالتی فی السقم منذ فقدتہم
فالقلب فی خفقانہ والرأس فی دورانہ
ان فتشوا عن دمع عینی بعدھم قل حاکیا
کالغیث فی تہتانہ و البحر فی ھیجانہ
لکنہ مع ماجری مشغوف حب المصطفی
فخیالہ فی قلبہ و حدیثہ بلسانہ
و لطا لما یدعوا ملحا فی الدعا مبالغا
لیطوف فی بستانہ و یشم من ریحانہ
یامن تفوق امرہ فوق الخلائق فی العلا
حتی لقد اثنی علیك اللہ فی قرآنہ

صلی علیك الله آخر دهره ستفضلا
سترحما و حبا لك الموعود فی احسانه

اے چراگاہ کی طرف جانے والے خدا کے لئے بان کے جھنڈ میں کچھ دیر رک کر وہاں رہنے والوں کو میرے مصائب کی داستان پڑھ کر سنا اگر وہ میرے ان سے بچھڑنے کے بعد کی حالت زار پوچھیں تو انہیں بتا کہ میرا دل خفقانی ہے اور سر چکروں کی زد میں ہے۔ اگر وہ اپنے چلے جانے کے بعد میرے رونے کی کیفیت دریافت کریں تو تو بتا کہ آنکھیں برسنے میں ابر اور جوش گریہ میں سمندر بنی ہوئی ہیں۔ اس کے باوجود وہ حب مصطفے میں شیفتہ و سر شار ہے، ہر وقت ان کا خیال اس کے دل میں اور ان کی باتیں اس کی زبان پر اور کتنی طویل مدت سے وہ الحاح و زاری کے ساتھ یہ دعا کر رہا ہے۔
کہ وہ آپ کے باغ میں سیر کرے اور آپ کے گل و ریحان سونگھے۔ اے وہ ذات گرامی جو رتبے کی بلندی میں ساری مخلوق سے بر تر ہیں یہاں تک کہ اللہ پاک نے قرآن میں آپ کی توصیف کی۔ اللہ کریم دنیا کے خاتمہ تک اپنے فضل و رحمت سے آپ پر درود و سلام بھیجتا رہے اور اپنے وعدے کے مطابق تمام بھلائیاں آپ کو عطا فرمائے۔

(۳۰) آزاد بلگرامی:

علامہ غلام علی آزاد بلگرامی بارھویں صدی ھجری کے اجلہ علماء و فضلاء عصر میں سے تھے۔ عربی زبان کے جید ادیب اور شاعر تھے۔ ان کے مدحیہ قائد اور نعتیہ اشعار اپنی ادبی و شعری خوبیوں اور ذوق و شیفتگی کی ولولہ آفرین سخن طرازیوں کا روح پرور مرقع ہیں۔ اپنے کمال نعت گوئی کی بدولت حسان الہند کے لقب سے ملقب ہوئے۔ یہاں ان کے ایک قصیدہ سے چند شعر پیش کئے جاتے ہیں۔

کے چند شعر ملاحظہ فرمائیے !

سلام عليك تترى من الله و تبقى به لك الباواء
وسلام عليك منك فما غيرك منه لك السلام كفاء
وسلام من كل ما خلق الله لتحيا بذكرك الاملاء
وصلاة كالمسك تحمله، منى الشمال اليك او لكباء
وسلام على ضريحك تخضل به منه تربة و غساء
وسلام قدمت بين يدى نجوى اذ لم يكن لدى ثراء
ما اقام الصلوة من عباد الله وقامت بربها الاشياء

اللہ کی طرف سے آپ پر متواتر سلام آتا رہے ۔ اور اس طرح آپ کا وقار ہمیشہ برقرار رہے ۔ آپ پر خود اپنا سلام کیونکہ کسی اور کا سلام آپ کے شایان شان بھی نہیں ۔

اللہ کی ساری مخلوق کا سلام آپ پر تاکہ آپ کے ذکر سے محفلیں سجتی رہیں ۔

اور دن مشک و خوشبو لے کر آپ کی سلامی کو آئے اور رات آپ کی تربت مبارک کی نرم مٹی سے سوندھی سوندھی خوشبو لائے ۔ میں سرگوشی کے ساتھ خصوصی سلام عرض کرتا ہوں اس کے سوا میرے پلے کچھ بھی نہیں ۔ جب تک اللہ کے بندے نماز پڑھیں اور دنیا رب کے حکم سے قائم رہے ۔

اسی طرح آپ کا ایک اور مدیح لامیہ کے نام سے مشہور ہے ۔ لیکن جو حسن قبول اور لطف خداداد آپ کے قصیدہ میمیہ کو حاصل ہوا نعتیہ ادب میں بہت کم منظوما کے حصے میں آیا ہے۔ یہ قصیدہ، بردہ کے نام سے مشہور ہوا اور اسے مدح خوانان رسالت کے تقریباً تمام حلقوں میں بے پناہ شہرت و وقعت حاصل ہوئی۔

محمد فاتح البرايا وان اتانا علی العقیب
جماله فائض بنور و خلقه فائح بطیب
دعاءه جاء بالغوادی و کفه جاد بالصبیب
قد ارتقی فی السماء حقا و حل بالمنزل الرحیب
من ابتغی ههنا حنانا سری الی روضة الرطیب
اقام آزاد فی سقام و انما المصطفی طبیب

محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس دنیا کا افتتاحیہ ہیں اگرچہ وہ ہمارے پاس بعد میں آئے ہیں۔ ان کا حسن نور برساتا ہے اور اخلاق خوشبو بکھیرتے ہیں۔ اس کی دعائیں نعمتیں لاتی ہیں اور ہاتھ ابر سخا ہیں۔ وہ حقیقتاً آسمان پر چڑھے اور وسیع محل میں جا پہنچے۔ جسے جنت کی خواہش ہو وہ اس پر بہار روضہ کی طرف جائے۔ آزاد مدت سے بیمار ہے اور اس کا علاج حضور ہی کے پاس ہے۔

(۳۱) نواب صدیق حسن خان :

حضرت نواب سید صدیق حسن خان البخاری القنوجی ماضی قریب کے مداحین رسالت میں ممتاز شخصیت کے مالک بلند پایہ عالم، شیوا بیان ادیب اور خوش گو شاعر تھے۔ آپ سینکڑوں کتابوں کے مصنف اور ہزاروں اہل علم و ہنر کے مربی تھے۔ ان کے ایک عربی قصیدہ نعتیہ کا اقتباس ملاحظہ ہو!

اخترت بین اماکن الغبراء
دار الکرامة بقعة الزوراء
هل لی مکان فیه اطلب راحتی
من دونها فی البر و الدا هاء
کیف الوصول الی منازل طیبة
فیها لمفتقر حصول رجاء

نفسی فداء لتربة قد سیه
فیها نبی سید البطحاء

میں نے غبار آلود مقامات کے درمیان چمکتا ہوا روضه بزرگ و محترم خطه میں چن لیا ہے۔ کیا بحر و بر میں کہیں بھی اسکے علاوہ میرا ایسا ٹھکانه ہے جہاں مجھے سکون و راحت میسر آئے ۔ طیبه کی گلیوں میں، جہاں محتاجوں اور فقیروں کی آرزوئیں پوری کی جاتی ہیں میں کیونکر پہنچوں ؟ اس پاک و پاکیزہ تربت پر میری جان قربان جس میں بطحا کے سردار نبی صلی الله علیه وسلم آرام فرما ہیں ۔

کتابیات

اس مقاله کی تیاری میں درج ذیل کتابوں سے مدد لی گئی ہے

١ - تاریخ ابن هشام
٢ - دیوان حسان بن ثابت
٣ - شفا قاضی عیاض
٤ - اتحاف النبلاء المتقین للنواب صدیق حسن خان
٥ - الروض الانف للسهیلی
٦ - المجموعه النبهانیه فی المدائح النبویه
٧ - ازهار الطریه فی مدح خیر البریه
٨ - مجموعة القصاید